آستانِ غیر پر فکر جبیں سائی نہ کر　　دیکھ ہر شئے میں اسے برباد بینائی نہ کر
خاک کے ناچیز پُتلے کار فرمائی نہ کر　　کام لے دل سے زیادہ عقل آرائی نہ کر
در چراغِ حکمت از مغز خود روغن مکن
جُز بہ نورِ عشق راہِ معرفت روشن مکن

مدعا مذہب کا ہے اس خالقِ یکتا کی یاد　　مذہبی تعلیم سکھلاتی نہیں ہم کو فساد
قومیت کا بیخ کن ہے باہمی بغض وعناد　　اتحاد　الاتحاد　الاتحاد　الاتحاد
زندگی کے دن گزارو صلح کن تدبیر سے
اور سبق لو اپنے قصرِ جسم کی تعمیر سے

اتحاد باہمی دیتا ہے ہم کو یہ پیام　　چار دیوارِ عناصر سے ہے قائم یہ نظام
ہو گئے اضداد باہم جب ہوا یہ انتظام　　قصرِ تن کی یہ عمارت ورنہ رہتی ناتمام
چاہئے ہے ہم کو نیک و بد میں اپنے کچھ تمیز
دور کیوں جائیں سبق لیں اپنی ہستی سے عزیزؔ

مدحِ امام ہشتم ؑ

بنت زہرا نقوی ندیؔ الہندی صاحبہ

ہر طرف ہے روشنی کی بات اب　　بن گئی ہے زندگی کی بات اب
آٹھواں ہادیؑ جہاں میں آگیا　　بڑھ گئی عشق علیؑ کی بات اب
ہر جگہ شیریں بیانی کا ہے شور　　کیسے سن لے کوئی پھیکی بات اب
کب خبر دی تھی نبیؐ نے آج کی　　ہو گئی پوری کبھی کی بات اب
دشمنی کی بات سے کیا فائدہ　　کیجئے تو دوستی کی بات اب
جس گلی سے زندگی تقسیم ہو　　کیجئے ایسی گلی کی بات اب
مر رہی ہوں اب تو اہلبیتؑ پر　　موت میں ہے زندگی کی بات اب
صرفِ مدحت پھر ندیؔ الہندی ہوئی　　کر رہی ہے اپنے جی کی بات اب